جلد ۴۶/۱۱ | ۲۶ امان ۱۳۳۶ ہش | ۲۶ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

مغربی و مشرقی پاکستان اور بیرون ممالک میں سے مغربی افریقہ۔ انڈونیشیا ڈچ گی آنا چین اور ٹرینیڈاڈ وغیرہ کے چار سو نمائندگان کی شرکت

اسلام اور احمدیت سے گہری عقیدت اور خلافت حقہ سے والہانہ تعلق کے ایمان افروز نظارے

ربوہ ۔ جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت جو ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء کو شروع ہوئی تھی مورخہ ۲۴ مارچ کو ۲ بجے بعد دوپہر اختتام کو پہنچی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ اس دفعہ مشاورت میں مغربی و مشرقی پاکستان۔ آزاد کشمیر۔ بیرونی ممالک۔ خطۂ انڈونیشیا۔ ڈچ گی آنا۔ مغربی افریقہ۔ مشرقی افریقہ عدن چین اور ٹرینیڈاڈ کی احمدی جماعتوں کے چار سو نمائندگان نے شرکت کی۔ ان نمائندگان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں جماعت کی تربیتی تعلیمی اور تنظیمی ترقی کے علاوہ دنیا میں تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے ذرائع پر بخصوصیت سے غور کیا۔ اس غرض سے آئندہ مالی سال کیلئے پینتیس لاکھ دو سو پیر سے زائد رقم پر مشتمل صدر انجمن اور تحریک جدید کے بجٹ بالاتفاق پاس کئے۔ جنہیں حضور ایدہ اللہ نے بھی منظور فرمایا۔ نیز مجلس شوریٰ نے خلافت احمدیہ کے انتخاب کے طریق کار کے متعلق ایک نہایت اہم اور تاریخی نوعیت کا حامل ریزولیوشن بھی کامل اتفاق رائے سے پاس کیا اور خلافت حقہ کے ساتھ گہری عقیدت اور والہانہ اخلاص ظاہر کرتے ہوئے بڑے جوش اور انشراح صدر کے ساتھ اس عزم کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ انشاء اللہ خلافت کے بابرکت و مقدس نظام کو قیامت تک قائم رکھے گی۔

اس دفعہ مجلس شوریٰ کو یہ خصوصیت بھی حاصل رہی کہ چار سال کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شوریٰ کے ہر اجلاس میں رونق افروز رہے اور اس طرح جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

(باقی صفحہ ۸ پر)

یوم جمہوریہ کے موقع پر جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے نمائندوں کی متفقہ قرارداد

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس مبارک تقریب میں وقار کیساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین

ربوہ ۔ مورخہ ۲۳ مارچ کو جب صبح ساڑھے آٹھ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صدارت میں جماعت احمدیہ پاکستان کی اڑتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہوا تو سب سے پہلے جماعتہائے احمدیہ پاکستان اور ممالک بیرون کے نمائندگان نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کرکے اپنے تمام پاکستانی بھائیوں کو یوم جمہوریہ کی پُر مسرت تقریب کے موقع پر دلی مبارکباد پیش کی۔ نیز اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ وہ جمہوریۂ اسلامیہ پاکستان کو بیش از بیش ترقیات سے نوازے اور اس کے باشندوں میں کامل اتحاد، یگانگت اور وحدت پیدا کرے۔ یہ قرارداد جو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے پیش کی حسب ذیل عبارت پر مشتمل تھی:۔

"جماعتہائے احمدیہ پاکستان اور بیرونی ممالک کے نمائندوں کا یہ عمومی اجلاس جو اپنے مرکز میں ہو رہا ہے۔ آج ۲۳ مارچ یوم جمہوریہ اسلامیہ کی پُر مسرت تقریب کے موقع پر تمام پاکستانیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتا ہے کہ وہ ہمارے آزاد ملک کو ہر قسم کی ترقی سے نوازے۔ اور اس کے باشندوں میں کامل اتحاد، یگانگت اور وحدت پیدا کرے۔ پاکستان کی ترقی کے رستہ میں جو مشکلات اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا کی جا رہی ہیں ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب مشکلات کو اپنے خاص فضل سے جلد دور فرمائے۔ اور حکومت کو عوام کی صحیح خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العٰلمین"

(باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں یوم جمہوریہ کی پُر مسرت تقریب

۲۳ مارچ کو ربوہ میں یوم جمہوریہ کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ اہل ربوہ نے اس تقریب میں وقار کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس روز مساجد میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کی گئیں نیز صبح ہوتے ہی صدر انجمن اور تحریک جدید کے دفاتر اور دیگر ادارہ جات کی عمارتوں پر لوائے احمدیت اور پاکستان کے پرچم لہرائے گئے۔ مزید برآں غرباء میں کھانا تقسیم کرنے کے علاوہ رات کو دفاتر کی عمارتوں پر چراغاں بھی کیا گیا۔ بالخصوص دفاتر تحریک جدید پر بجلی کے رنگین قمقموں کی روشنی عجیب بہار دے رہی تھی۔ گول بازار کے دکانداروں نے بھی اپنی دکانوں پر رنگ برنگی روشنی اور چراغاں کا اہتمام کیا۔ جس کی وجہ سے رات کو بازار میں دیر تک خوب رونق اور چہل پہل رہی۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے اہل و عیال لندن سے غانا روانہ ہو گئے

مکرم مولود احمد خاں صاحب امام مسجد لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرنسپل احمدیہ کالج کماسی کی بیگم صاحبہ اور بچے اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون کے اہل و عیال مورخہ ۱۹ مارچ کو لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز غانا روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ سب بخیریت اپنی منزل مقصود پر پہنچیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ اور آپ سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۷ء

آخر اس درد کی دوا کیا ہے؟

اہل حدیث کے ہفت روزہ الاعتصام نے پھر ایک مقالہ "بریلوی حضرات سے" کے زیر عنوان پہلے صفحہ پر سپرد قلم کیا ہے جس میں پہلے پاکستان اور عالم اسلام کی زبوں حالی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور واقعات کا حوالہ دے کر تصریح کی گئی ہے۔ کہ آج اسلامی ممالک کن مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور کس طرح غیر مسلم بڑی طاقتیں جن کے ہاتھ میں تمام مادی قوت ہے۔ اسلامی ممالک اور دیگر اقوام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ الاعتصام لکھتا ہے:۔

"پاکستان اور عالم اسلام اس وقت نہایت نازک مسائل میں محصور ہیں اپنی اپنی جگہ ان کو جو امور درپیش ہیں۔ وہ بہت اہم اور انتہائی لائق توجہ ہیں۔ بالخصوص کشمیر۔ نہر سویز اور تیل کے چشمے ان کے لئے گوناگوں مشکلات و مصائب کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ دنیا کی ہر حکومت اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنے نقطۂ نگاہ سے غور کرتی ہے۔ اور اس کا حکمران طبقہ یہ سوچتا ہے۔ کہ کون ذرائع ایسے ہو سکتے ہیں۔ جن کو اختیار کرنے سے ان کے ملک کی بہتر خدمت ہو سکے گی۔ عالم اسلامی کے اصحاب اختیار بھی اسی شے پر غور کرتے ہیں۔ اور بجا طور پر ان کو اس کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔"

ان جانگداز اور دلسوز اذکار کے بعد الاعتصام نے اپنے ملک کے عوام کو خطاب کر کے جو کچھ فرمایا۔ وہ بھی نہایت دردناک ہے۔ اسی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

"اس موقعہ پر ہم اپنے ملک کے عوام سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں ہیں؟ کیا آپ کو اپنے ملک کے الجھے ہوئے مسائل کو سلجھانے کا خیال ہے؟ کیا آپ صدق دل سے اس کے خواہاں ہیں کہ پاکستان کے مسائل حل ہوں۔ اور یہ ملک اصلاح و ارتقاء کی راہ پر گامزن ہو؟ یقیناً ملک کے ہر بہی خواہ کا جواب اثبات میں ہوگا۔ اور اس کے دل میں ملک کی خدمت کے جذبات موجزن ہونگے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آپ نے اس کے لئے اب تک کیا کیا ہے؟"

اس کے بعد الاعتصام بریلوی حضرات کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور رقمطراز ہے:۔

"اس ملک کے بریلوی حضرات کو یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ بھاری اکثریت میں ہیں۔ ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ میں ان کی خدمات کیا ہیں؟ کیا ان کے نزدیک ملک کا سب سے بڑا اور حل طلب مسئلہ یہی نہیں ہے کہ اہل حدیث اور دیوبندیوں کی اپنے خرچ سے تعمیر کی ہوئی مسجدوں پر دھاوے بولے جائیں۔ اور رات کے اندھیرے میں ان سے مسجدیں چھین لی جائیں؟ یا در ہے یہ دور انتہائی اتفاق اور بے حد یکجہتی سے رہنے کا ہے۔ لیکن آپ ہیں کہ ملک میں اختلاف افتراق کی فضا پیدا کر رہے ہیں۔ اور عوام کے دیرینہ تعلقات کے گلے پر جھگڑوں اور نزاع کے آرے چلا رہے ہیں۔ آپ کی عقل کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا آپ کی سمجھ و فراست کی پونجی ختم ہو گئی ہے؟ آپ کے مذہبی رہنما کیوں یہ موٹی سی بات نہیں سمجھتے اور کیوں انہوں نے ملک اور اس کے عوام کو باہم لڑانے پر ہاتھ رکھ لیا ہے؟"

بریلویوں کا یہ وطیرہ بیان کرنے کے بعد ان سے الاعتصام ایک اور عاقلانہ سوال پوچھتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

"آپ از راہ کرم بتائیں۔ کہ اہل حدیث اور دیوبندیوں نے بھی کبھی آپ کو پریشان کیا ہے؟ اور آپ کی مسجدوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے؟ اگر نہیں کی ہے۔ اور یقیناً نہیں کی ہے۔ تو آپ انہیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اور کیوں ملک کو مشکلات کے بھنور میں پھنسا رہے ہیں؟ ہمیں امید ہے۔ بریلوی حضرات ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمائیں گے۔"

ہم الاعتصام کی ان تمام باتوں سے متفق ہیں۔ اور اس کے ہم زبان ہو کر ہم خود وہی سوالات جو اس نے کئے ہیں۔ پاکستان کے عوام سے اور بریلوی حضرات سے پوچھتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں سوائے اس کے کہ وہ ضد اور تعصب سے کام لیں۔ اور ان سوالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی تخریبی سرگرمیوں میں مصروف رہیں۔ جو یقیناً فساد فی الارض میں جا کر منتج ہوں گی۔ اور ملک و قوم کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہوں گی

ہم الاعتصام سے ان ساری باتوں میں متفق ہیں۔ لیکن ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اسی پرچے کے دوسرے ہی صفحہ پر اور اسی فریاد کے معاً بعد الاعتصام کے مدیر محترم نے ایک اور مقالہ سپرد قلم کیا ہے، جس کا عنوان ہے "ایک یاد" یہ یاد کیا ہے۔ الاعتصام کے الفاظ ہی میں سن لیجئے۔

"۱۹۵۳ء کا مارچ" پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ تحفظ ختم نبوت کی تحریک انتہائی زوروں پر تھی۔ اس کی ہمہ گیریوں اور وسعت پذیریوں نے پورے ملک کو اپنے آغوش میں لے لیا تھا۔ کوئی شہر کوئی قصبہ۔ کوئی قریہ اور کوئی محلہ ایسا نہیں رہا تھا۔ جو اس کے اثر و انفعال سے باہر رہا ہو۔ ہاں یہ البتہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس اثر میں اضافی سا فرق ہو۔ کوئی علاقہ کم متاثر ہوا ہو۔ اور کوئی زیادہ۔ لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ تحریک ملک گیر تھی۔ اور اس کے اثرات و نتائج بے پایاں اور دور رس تھے۔

یہ تحریک چونکہ حقائق و جذبات کا اتفاقی مجموعہ تھی۔ اور لوگوں کے قلب و ضمیر کے عین موافق تھی۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ عوام اس سے متاثر ہوتے۔ اور صدق و اخلاص کی ساری متاع اس میدان میں جھونک دیتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا"

اے مسلمانو۔ دیکھا آپ نے؟ "یک بام و دو ہوا" ابھی ابھی آپ کس سوز و گداز سے ملک و قوم کی زبوں حالی بیان فرما رہے تھے۔ گویا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں۔ اور ابھی ابھی اسی سانس میں کیسے شعلے لپکنے لگے ہیں۔

سادہ سا سوال ہے۔ کہ اگر ۱۹۵۳ء میں اکثریت کے لئے ایسے حالات پیدا کر دینا جائز تھا۔ تو بریلویوں کی اکثریت کو اہلحدیث پر غلبہ کر کے آنا کیوں جائز نہیں؟

۱۹۵۳ء میں حالات اتنے خراب ہو گئے تھے۔ کہ حکومت کو مارشل لاء لگانا پڑا۔ مگر اہلحدیث کے مدیر محترم کس فخر سے لکھتے ہیں:۔

"۶ مارچ کو لاہور کے رہنے والوں کو ایک اور مہیب ناک منظر دیکھنا پڑا جبکہ پورا شہر فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ اور فوج نے مارشل لاء کا نفاذ کر کے جو کچھ کیا وہ اس ملک کی تاریخ کا ایک المناک باب ہے۔ چند روز کے بعد لاہور میں تو فوج کی سنسناتی ہوئی گولیوں نے لوگوں کے سینوں میں پیوست ہو کر قدرے "سکون" پیدا کر دیا۔ لیکن دوسری طرف اس کے ردِ عمل کے طور پر پورا پنجاب آگ بگولا ہو گیا۔ اور اپنے مطالبات منوانے کے لئے عزم و ہمت کے تمام آئینی ذرائع کے ساتھ میدان میں آ گیا۔ ہزاروں گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ اور سینکڑوں افراد حکومت کی گولیوں کا نشانہ بن کر جنت کو سدھار رہے۔ لیکن حکومت اپنی ضد پر اڑی رہی۔ اس نے اگرچہ زبان سے عوام کا مطالبہ تسلیم نہ کیا۔ لیکن عملاً تحریک کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اس وقت کے مرکز اور صوبہ کے حکمران اقتدار کی مسند سے محروم ہو گئے۔ اور مرزائیت بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔

اب یہ حال ہے۔ کہ عملی طور سے مرزائی ناکارہ ہو چکے ہیں۔ نہ انہیں کہیں جلسہ کرنے کی جرأت ہے۔ اور نہ عوام میں آنے کے لئے ان کے پاس کوئی جاندار اور موثر پروگرام ہے۔ ربوہ کی چار دیواری سے باہر نکل کر بات کہنے کی ان میں ہرگز ہمت نہیں رہی ہے۔ پاکستان کی حکومت اور ملک کے ارباب قیادت میں سے بھی کوئی شخص ایسا نہیں ہے۔ جو ان کی حوصلہ افزائی کر سکے۔ اور ان کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ان کا معاون ہو سکے۔

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس لحاظ سے تحریک تحفظ ختم نبوت کامیاب رہی ہے۔ اور مرزائیت کی نشو و ارتقاء کے دروازے اس نے پورے زور اور پوری طاقت سے بند کر دیئے ہیں۔ اب یہ کوڑھ نہ ربوہ سے باہر نکل سکے گا۔ اور نہ عوام میں گھس کر اپنے گندے جراثیم پھیلا سکے گا۔

ان سطور کا مقصد ایک یاد ہے۔ اور ایک اہم واقعہ کی طرف آپ کے ذہن کو منتقل کرنا ہے۔ اور کچھ نہیں"

یہاں پھر ایک سادہ سا سوال ہے، کہ جب بقول آپ کے احمدیوں کی یہ حالت کر دی گئی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ بریلوی حضرات آپ کی یہی حالت نہ کریں۔ اور کیوں نہ وہ آپ کا بھی اسی طرح ناطقہ بند نہ کریں۔ جس طرح آپ کے خیال میں احمدیوں کا کر دیا گیا ہے۔ عقائد کا سوال ہی، آپ لیں گے نا؟ تو بریلوی حضرات آپ کو بھی اسی طرح کافر بلکہ اکفر سمجھتے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا انصار اللہ سے خطاب

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع میں

اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انصار اللہ کو اپنا عہد ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے

انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد در اولاد کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے چلے جائیں

اگر تم قرآن کریم پر عمل کروگے تو خدا تعالےٰ کی برکتیں تم پر نازل ہونگی اور تم ولی اللہ بن جاؤ گے

فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع میں ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو فرمائی تھی۔ اس تقریر کی پہلی قسط صیغہ زود نویسی کی طرف سے ذیل میں اپنی ذمہ داری پر شائع کی جا رہی ہے۔

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں تقریر شروع کرنے سے پہلے

انصار اللہ کا عہد

دہراتا ہوں۔ سب دوست کھڑے ہو جائیں اور میرے ساتھ ساتھ عہد دہراتے جائیں۔

حضور کے اس ارشاد پر سب دوست کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل عہد دہرایا۔

"اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔"

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

کل کی تقریر کے بعد کھانے میں کچھ بد پرہیزی ہو گئی جس کی وجہ سے اسہال آنے شروع ہو گئے۔ اور پھر رات بھر اسہال آتے رہے جس کی وجہ سے میں اس وقت بہت زیادہ کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن چونکہ احباب باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں آکر جو کچھ بھی کہہ سکوں بیان کر دوں۔

میں نے کل اپنی تقریر میں کہا تھا کہ آپ کا نام انصار اللہ ہے۔ یعنی نہ صرف آپ انصار ہیں بلکہ

آپ انصار اللہ ہیں

یعنی اللہ تعالےٰ کے مددگار۔ اللہ تعالےٰ کو تو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کی نسبت کی وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ اس عہد پر قائم رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اس پر موت نہیں آتی۔ اس لئے آپ کے عہد پر بھی موت نہیں آنی چاہیئے۔ چونکہ موت سے کوئی انسان بچ نہیں سکتا اس لئے انصار اللہ کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ جب تک آپ زندہ رہیں گے اس عہد پر قائم رہیں گے۔ اور اگر آپ مر گئے۔ تو آپ کی اولاد اس عہد کو قائم رکھے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس عہد میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ

"میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہونگا"

اور اگر اللہ تعالےٰ ہماری

نسلوں کو اس بات کی توفیق

دے دے۔ تو پھر کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں یہ توفیق مل جائے کہ ہم عیسائیوں سے بھی زیادہ عرصہ تک خلافت کو قائم رکھ سکیں۔ خلافت کو زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ تنظیم سلسلہ ایسی مضبوط رہے۔ کہ تبلیغ احمدیت اور تبلیغ اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہوتی رہے۔ جو بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کوئی ایک آدمی اس بات کی توفیق نہیں رکھتا۔ کہ وہ ہالینڈ، انگلینڈ، جرمنی، سپین، فرانس، سکنڈے نیویا، سوئٹزرلینڈ اور دوسرے ممالک میں مشنری بھیج سکے۔ یہ کام تبھی ہو سکتا ہے جب ایک تنظیم ہو اور کوئی ایسا شخص ہو جس کے ہاتھ پر ساری جماعت جمع ہو۔ اور وہ آنہ آنہ دو دو آنہ چار چار آنہ روپیہ دو روپیہ جماعت کے ہر فرد سے وصول کرتا رہے۔ اور اس دو دو آنہ چار چار آنہ اور روپیہ دو دو روپیہ سے اتنی رقم جمع ہو جائے۔ کہ ساری دنیا میں تبلیغ ہو سکے۔ دیکھو عیسائیوں کی تعداد ہم سے زیادہ ہے۔ وہ اس وقت ۶۰ کروڑ کے قریب ہیں۔ پوپ جو عیسائی خلیفہ ہے۔ اس نے اس وقت یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ ہر عیسائی سال میں ایک ایک آنہ بطور چندہ دیتا ہے۔ اور اس کو عیسائی

پوپ کا آنہ

(Popes Penny) کہتے ہیں اور اس طرح وہ پونے چار کروڑ روپیہ جمع کر لیتے ہیں۔ لیکن آپ لوگ باوجود اس کے کہ اتنا بوجھ اٹھاتے ہیں کہ کوئی اپنی ماہوار تنخواہ کا ۶ فیصدی چندہ دیتا ہے۔ اور کوئی دس فیصدی چندہ دیتا ہے۔ اور پھر بارہ ماہ متواتر دیتا ہے۔ آپ کا چندہ پندرہ بیس لاکھ بنتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہماری تعداد عیسائیوں سے بہت تھوڑی ہے۔ اگر ہمارے پاس پونے چار کروڑ روپیہ ہو جائے تو شاید ہم دس سال میں عیسائیت کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اس تھوڑے سے چندے سے بھی ہم وہ کام کرتے ہیں کہ دنیا دنگ رہ گئی ہے۔ چنانچہ عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ جن کے اقتباسات الفضل میں بھی چھپتے رہتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے

ہمارا ناطقہ بند کر دیا ہے

جہاں بھی ہم جاتے ہیں احمدیت کی تعلیم کی وجہ سے لوگ ہماری طرف توجہ نہیں کرتے اور نہ صرف نئے لوگ عیسائیت میں داخل نہیں ہوتے۔ بلکہ ہم سے نکل نکل کر لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ کے متعلق تو یہ رپورٹ آئی ہے۔ کہ وہاں جو لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر تعداد عیسائیوں سے آئی ہے۔ سیرالیون اور لائبیریا سے بھی رپورٹ آئی ہے۔ کہ عیسائی لوگ کثرت سے احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان میں لوگ زیادہ تر مسلمانوں سے آئے ہیں کیونکہ یہاں مسلمان زیادہ ہیں اور عیسائی کم ہیں لیکن وہاں چونکہ عیسائی زیادہ ہیں اس لئے زیادہ تر احمدی عیسائیوں سے ہی ہوئے ہیں۔ چنانچہ مغربی افریقہ میں احمدیت کی ترقی کے متعلق گولڈ کوسٹ یونیورسٹی کالج

کے پروفیسر جے سی ولیم سن نے اپنی ایک کتاب "مسیح یا محمدؐ" میں لکھا ہے کہ "اشانٹی

گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں

عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرض خطر میں ہے۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے۔ اور یقیناً (یہ صورت) عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔"

پھر جو لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کے اخلاص کی یہ حالت ہے۔ کہ سیرالیون کے مشن نے لکھا۔ کہ یہاں ایک عیسائی سردار تھا۔ جس کو یہاں چیف کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ درحقیقت ان کی حیثیت ہمارے ملک کے ذیلداروں کی سی ہوتی ہے۔ مگر وہاں کی گورنمنٹ نے ان چیفس کو

بہت زیادہ اختیارات

دے رکھے ہیں۔ ان کے پاس مقدمات جاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ نے ایک خاص حد تک ان کو سزا دینے کا بھی اختیار دیا ہوا ہے۔ وہاں ملک کے رواج کے مطابق چیف کو خدا تعالیٰ کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے ان کے ہاں ہماری طرح خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کا رواج نہیں۔ بلکہ وہاں یہ رواج ہے۔ کہ جب کسی سے قسم لینی ہو۔ تو چیف کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنا سٹول جس پر وہ بیٹھا ہے۔ سامنے رکھ دیتا ہے۔ اور مدعی یا اس کا نمائندہ اس پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھے چیف کے اس سٹول کی قسم۔ کہ میں نے فلاں بات کی ہے۔ یا نہیں کی۔ اور اسی کی بات مان لی جاتی ہے۔ ہمارے احمدیوں نے چیف کے سٹول پر ہاتھ رکھ کر اس کی قسم کھانے سے انکار کرنا شروع کر دیا۔ اور کہا یہ شرک ہے۔ ہم تو

خدا تعالیٰ کی قسم کھائیں گے

لیکن چیف نے کہا۔ میں تو خدا تعالیٰ کی قسم نہیں مانتا۔ ہمارے باپ دادا سے یہ رواج چلا آ رہا ہے۔ کہ اس سٹول کی قسم کھائی جاتی ہے۔ اسی لئے میں اس سٹول کی قسم لوں گا۔ لیکن احمدیوں نے ایسی قسم کھانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہاں ایک کے بعد دوسرے احمدی کو سزا ملنی شروع ہوئی۔ لیکن احمدی سٹول کی قسم کھانے سے برابر انکار کرتے گئے۔

آخر گورنمنٹ ڈر گئی۔ اور اس نے کہا۔ آخر تم کتنے احمدیوں کو جیل میں بند کرو گے۔ احمدیت تو اس علاقہ میں پھیل رہی ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کی تعداد روز بروز زیادہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ تنگ آ کر گورنمنٹ نے چیفس کو حکم دے دیا۔ کہ اگر کسی مقدمہ میں کسی احمدی سے قسم لینے کی ضرورت پڑے۔ تو اسے چیف کے سٹول کی قسم نہ دی جائے۔ بلکہ اسے

خدا تعالیٰ کی قسم دی جائے

کیونکہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھا سکتے۔ تو دیکھو وہاں احمدیت نے کایا پلٹ دی ہے۔ سیرالیون میں ہمارا ایک اخبار چھپتا ہے۔ اس کے متعلق ہمارے مبلغ نے لکھا۔ کہ چونکہ ہمارے پاس کوئی پریس نہیں تھا۔ اس لئے عیسائیوں کے پریس میں وہ اخبار چھپنا شروع ہوا۔ دو چار پرچوں تک تو وہ برداشت کرتے چلے گئے۔ لیکن جب یہ سلسلہ آگے بڑھا۔ تو پادریوں کا ایک وفد اس پریس کے مالک کے پاس گیا۔ اور انہوں نے کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ تم اپنے پریس میں

ایک احمدی اخبار شائع کر رہے ہو

جس نے عیسائیوں کی جڑوں پر تبر رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ اسے غیرت آئی۔ اور اس نے کہہ دیا۔ کہ آئندہ میں تمہارا اخبار اپنے پریس میں نہیں چھاپوں گا۔ کیونکہ پادری بُرا مناتے ہیں۔ چنانچہ اخبار چھپنا بند ہو گیا۔ تو عیسائیوں کو اس سے بڑی خوشی ہوئی۔ اور انہوں نے ہمیں جواب دینے کے علاوہ اپنے اخبار میں بھی ایک نوٹ لکھا۔ کہ ہم نے تو احمدیوں کا اخبار چھاپنا بند کر دیا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے۔ کہ اسلام کا خدا ان کے لئے کیا سامان پیدا کرتا ہے۔ یعنی پہلے ان کا اخبار ہمارے پریس میں چھپ جایا کرتا تھا۔ اب چونکہ ہم نے انکار کر دیا ہے۔ اور ان کے پاس اپنا کوئی پریس نہیں۔ اس لئے اب ہم دیکھیں گے۔ کہ یہ جو مسیحؑ کے مقابلہ میں اپنا خدا پیش کیا کرتے ہیں۔ اس کی کیا طاقت ہے۔ اگر اس میں کوئی قدرت ہے۔ تو وہ ان کے لئے خود سامان پیدا کرے۔ وہ مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ جب میں نے یہ پڑھا۔ تو میرے دل کو سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ میں نے اپنی جماعت کو تحریک کی۔ کہ وہ چندہ کر کے اتنی رقم جمع کر دیں۔ کہ ہم اپنا پریس خرید سکیں۔ اس سلسلہ میں میں نے لاری کا ٹکٹ لیا۔ اور پونے تین سو میل پر ایک احمدی کے پاس گیا۔ تاکہ اسے تحریک کروں۔ کہ وہ اس کام میں حصہ لے۔ میں اس کی طرف جا رہا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ

نے ایسا فضل کیا۔ کہ ابھی اس کا گاؤں آٹھ میل پرے تھا۔ کہ وہ مجھے ایک دوسری لاری میں بیٹھا ہوا نظر آ گیا۔ اور اس نے بھی مجھے دیکھ لیا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی لاری سے اتر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ آپ کس طرح تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا۔ اس اس طرح ایک عیسائی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ہم نے تو ان کا اخبار چھاپنا بند کر دیا ہے۔ اگر مسیحؑ کے مقابلہ میں ان کے خدا میں بھی کوئی طاقت ہے۔ تو وہ

کوئی معجزہ دکھادے

وہ کہنے لگا آپ یہیں بیٹھیں۔ میں ابھی گاؤں سے ہو کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی اس نے پانچ سو پونڈ لا کر مجھے دے دیئے۔ پانچ سو پونڈ وہ اس سے پہلے دے چکا تھا۔ گویا تیرہ ہزار روپیہ کے قریب اس نے رقم دے دی۔ اور کہا میری خواہش ہے۔ کہ آپ پریس کا جلدی انتظام کریں۔ تاکہ ہم عیسائیوں کو جواب دے سکیں۔ کہ اگر تم نے ہمارا اخبار چھاپنے سے انکار کر دیا تھا۔ تو اب ہمارے خدا نے بھی ہمیں اپنا پریس دے دیا ہے۔ جماعت کے دوسرے دوستوں نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور اس وقت تک ۸۰۰ پونڈ سے زیادہ رقم جمع ہو چکی ہے۔ اور انگلینڈ میں ایک احمدی دوست کے ذریعہ پریس کے لئے آرڈر دے دیا گیا ہے۔

یہ شخص جس کے پاس ہمارا مبلغ گیا۔ کسی زمانہ میں

احمدیت کا شدید مخالف

ہوا کرتا تھا۔ اتنا سخت مخالف کہ ایک دفعہ کوئی احمدی اس کے ساتھ دریا کے کنارے جا رہا تھا۔ کہ اس احمدی نے اسے تبلیغ شروع کر دی۔ وہ دریا کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ دیکھو یہ دریا اِدھر سے اُدھر بہہ رہا ہے۔ اگر یہ دریا یک دم اپنا رخ بدل لے۔ اور نیچے سے اوپر کی طرف الٹا بہنا شروع کر دے۔ تو یہ ممکن ہے۔ لیکن میرا احمدی ہونا ناممکن ہے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا۔ کہ کوئی بڑا عالم فاضل نہیں۔ بلکہ ایک لوکل افریقن احمدی اس سے ملا اور چند دن اس سے باتیں کیں۔ تو وہ احمدی ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی مدد کی۔ اور اس کی مالی حالت پہلے سے بہت اچھی ہو گئی۔ اب دیکھ لو۔ ان لوگوں کے اندر جو

اسلام اور احمدیت کیلئے غیرت

پیدا ہوئی ہے۔ وہ محض احمدیت کی برکت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگاتی تھی۔ کہ آپ عیسائیت کے ایجنٹ ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا۔ کہ آپ عیسائیت کے ایجنٹ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ایجنٹ ہیں۔ اگر آپ مخالفوں کے قول کے مطابق عیسائیت کے ایجنٹ تھے۔ تو عیسائیوں کو مسلمان بنانے کے کیا معنی۔ اگر آپ عیسائیوں کے ایجنٹ ہوتے۔ تو آپ مسلمانوں کو عیسائی بناتے۔ نہ کہ عیسائیوں کو مسلمان۔ کیونکہ کوئی شخص اپنے دشمن کی تائید کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ جو شخص

عیسائیت کی جڑوں پر تبر

رکھتا ہے۔ عیسائی لوگ اس کی مدد کیوں کریں گے۔ حضرت مسیح ناصریؑ سے بھی بالکل اسی طرح کا واقعہ ہوا تھا۔ آپ پر یہودیوں نے الزام لگایا۔ کہ انہیں بعل بت سکھاتا ہے۔ اس پر حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں جواب دیا۔ کہ میں تو بعل بت کے خلاف تعلیم دیتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ ایک خدا کی پرستش کرو۔ پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو۔ کہ بعل مجھے سکھاتا ہے۔ اور میری تائید کرتا ہے۔ اب دیکھو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کتنا بڑا نشان ہے۔ کہ آپؑ کی زندگی میں تو مخالف کہتے رہے۔ کہ آپ عیسائیت کے ایجنٹ ہیں۔ لیکن آپؑ کی وفات کے بعد آپ کے ماننے والی غریب جماعت کو اس نے یہ توفیق دی۔ کہ وہ عیسائیت کو شکست دے۔ اس نے چندے دیئے۔ اور تبلیغ کا جال پھیلا دیا۔ اگر وہ چندے نہ دیتے۔ اور ہمارے مبلغ

دنیا کے مختلف ممالک میں

نہ جاتے۔ تو یہ لوگ جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ کہاں سے آتے۔ اور عیسائیت کا ناطقہ کیسے بند ہوتا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ انہی چند دنوں کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی۔ کہ اب عیسائیوں کو ایک ملک کے متعلق یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ یہ خوشکن امید کہ یہ ملک عیسائی ہو جائیگا۔ پوری نہیں ہو سکتی۔ اب غالباً اسلام جیتے گا۔ اور عیسائیت شکست کھائے گی۔ کیونکہ اب عیسائیت کی جگہ اس ملک میں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ احمدی جماعت کی طرف سے سکول جاری ہو رہے ہیں۔ کالج قائم کئے جا رہے ہیں۔

مساجد تعمیر ہو رہی ہیں

چنانچہ گولڈ کوسٹ کے علاقہ میں کماسی مقام پر ہمارا سیکنڈری سکول قائم ہے۔ کہنے کو تو اسے کالج ہیں۔ لیکن وہاں صرف ایف اے تک تعلیم دی جاتی ہے۔ کئی کئی میل سے لوگ اپنے بچے اس کالج میں بھیجتے ہیں۔ ان لوگوں کو دین پڑھنے کا

اتنا شوق ہے۔ کہ پچھلے سال ایک لڑکا یہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا۔ اس کے متعلق وہاں کے مبلغ نے لکھا۔ کہ اس کی والدہ میرے پاس آئی اور اس نے مجھے دو سو پونڈ کی رقم دی اور کہا میرے اس بچے کو ربوہ بھیجنے کا انتظام کریں تاکہ یہ وہاں تعلیم حاصل کرے۔ مبلغ نے کہا۔ بی بی تو بیوہ عورت ہے اتنا بوجھ کیوں اٹھاتی ہے۔ یہ رقم تیرے کام آئے گی۔ شاید تو خیال کرتی ہو کہ ربوہ میں تیرا لڑکا

بی اے یا ایم اے ہو جائیگا

وہاں تو لوگ دینیات پڑھاتے ہیں۔ اس پر وہ عورت کہنے لگی میں تو اپنے لڑکے کو ربوہ بھیجتی ہی اسلئے ہوں کہ وہ وہاں جا کر دین کی تعلیم حاصل کرے آپ اسے وہاں بھیجئے خرچ میں دوں گی۔ چنانچہ وہ لڑکا یہاں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد واپس اپنے ملک جائے گا۔ تو وہاں کا مبلغ بن جائے گا۔ اسی طرح ایسٹ افریقہ سے امری عبیدی آئے تھے۔ وہ عیسائیوں میں سے احمدی ہوئے ہیں۔ حبشیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کم عقل ہوتے ہیں لیکن وہ شخص اتنا ذہین ہے کہ اس نے اس بات کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ کراچی میں پچھلے دنوں

نوجوانوں کی ایک انجمن

کی کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں انہوں نے ہمیں نہیں بلایا تھا۔ لیکن ہم نے خود بعض لڑکے وہاں بھیج دئے تھے۔ ان میں سے ایک امری عبیدی بھی تھے۔ بعد میں وہاں سے رپورٹ آئی کہ وہ ہر بات میں امری عبیدی سے مشورہ لیتے تھے۔ اور اس کو آگے کرتے تھے گویا وہ تو ہمیں بلاتے بھی نہیں تھے۔ لیکن جب ہمارے نوجوان وہاں گئے۔ تو وہ ہر بات میں ہمارے اس نوجوان سے مشورہ کرتے تھے۔ اور اسے آگے کرتے تھے۔ اب وہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ اور ان کی طرف سے چھٹی آئی ہے۔ کہ خدا تعالے کے فضل سے انہوں نے تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ خدا تعالے وہ دن جلد لائے۔ کہ جب یہ ساری قوم احمدیت کو قبول کر لے۔ تو یہ جو کچھ ہو رہا ہے محض

نظام کی برکت

کی وجہ سے ہو رہا ہے اور اس نظام کا ہی دوسرا نام خلافت ہے۔ خلافت کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ بلکہ خلافت نام ہے نظام کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب الوصیت میں فرماتے ہیں کہ

" اے عزیزو جب کہ قدیم سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالے دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالے اپنی سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی

غمگین مت ہو

اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا"۔

اب دیکھو قدرت ثانیہ کسی انجمن کا نام نہیں۔ قدرت ثانیہ خلافت اور نظام کا نام ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ میں تو کچھ مدت تک تمہارے اندر رہ سکتا ہوں۔ مگر یہ قدرت ثانیہ دائمی ہوگی۔ اور اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور قیامت تک نہ کوئی نبی رہ سکتا ہے اور نہ کوئی خلیفہ رہ سکتا ہے۔ ہاں

خلافت قیامت تک رہ سکتی ہے

نظام قیامت تک رہ سکتا ہے۔ پس یہاں قدرت ثانیہ سے خلافت ہی مراد ہے۔ کیونکہ خلیفہ تو فوت ہو جاتا ہے۔ لیکن خلافت قیامت تک جا سکتی ہے۔ اگر جماعت ایک خلیفہ کے بعد دوسرا خلیفہ مانتی چلی جائے اور قیامت تک مانتی چلی جائے۔ تو ایک عیسائیت کیا ہزاروں عیسائیتیں بھی احمدیوں کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتیں۔ کیونکہ ہمارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیا ہوا

دلائل و براہین کا وہ ذخیرہ ہے

جو کسی اور قوم کے پاس نہیں۔ اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد یہ کام کیا ہے کہ آپ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کر دیں۔ اب وہ زمانہ جب

اسلام تمام دنیا پر غالب ہوگا

کسی ایک آدمی کی کوشش سے نہیں آسکتا۔ بلکہ اس کے لئے ایک لمبے زمانہ تک لاکھوں آدمیوں کی جدوجہد کی ضرورت ہے پس یہ کام صرف خلافت کے ذریعہ ہی پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا سارا کریڈٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملے گا جن کے دئے ہوئے ہتھیار ہم استعمال کرتے ہیں۔ باقی باتیں محض خوشہ چینی ہیں۔ جیسے کوئی شخص کسی باغ میں چلا جائے اور اس کے پھل کھائے۔ تو وہ پھلوں کا مزہ تو اٹھا لے گا۔ لیکن اصل مزہ اٹھانا اسی کا ہے جس نے وہ باغ لگایا۔ لطیفہ مشہور ہے کہ کوئی شخص سل کے عارضہ سے بیمار ہو گیا۔ اس نے بہتیرا علاج کرایا۔ مگر اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ جب ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دیدیا۔ تو وہ اپنے وطن واپس آ گیا۔ وہ شخص وزیر آباد کے قریب سڑک پر جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک پہلوان ملا جو لنگر لنگوٹ کسے سڑک پر چل رہا تھا اس نے اس

عام دستور کے مطابق

کہ پہلوان اپنا سر منڈا لیتے ہیں۔ تاکہ کشتی میں ان کا مدمقابل ان کے بال نہ پکڑے اپنے بال منڈائے ہوئے تھے۔ اس بیمار شخص کی حالت بہت کمزور تھی۔ لیکن اس پہلوان کو دیکھ کر اسے شرارت سوجھی اور اس نے آہستہ سے جا کر اس کے سر پر ٹھینگا مارا۔ اس پر اس پہلوان کو غصہ آگیا۔ اور اس نے سمجھا کہ اس شخص نے میری ہتک کی ہے۔ چنانچہ اس نے اسے ٹھڈوں سے خوب مارا۔ جب وہ اسے ٹھڈے مار رہا تھا۔ تو وہ کہتا جاتا تھا کہ تو جتنے ٹھڈے چاہے۔ مارے جتنا مزہ مجھے اس ٹھینگا مارنے میں آیا ہے۔ تجھے ٹھڈوں سے نہیں آسکتا اسی طرح جو مزہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل میں آیا ہے وہ عیسائیت کو اپنی طاقت کے زمانہ میں بھی نہیں آیا۔ دیکھو

عیسائی ہم پر حاکم تھے

اور ہم کمزور اور ماتحت رعایا تھے۔ ہمارے پاس نہ تلوار تھی اور نہ کوئی مادی طاقت لیکن خدا تعالے کا ایک پہلوان آیا اور اس نے ہمیں وہ دلائل دئے کہ جن سے اب ہم امریکہ انگلینڈ اور دوسرے سب ممالک کو شکست دے رہے ہیں۔ یہ جو ٹھینگے کا مزہ ہے۔ وہ ان کے ٹھڈوں میں نہیں۔ تو یہ برکت جو خدا تعالے نے ہمیں دی ہے۔ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل دی ہے۔ اور جوں جوں ہمارے مبلغ کام کریں گے۔ اور احمدیت ترقی کرے گی۔ ہمیں اور زیادہ برکت ملے گی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ ولَلآخرۃ خیر لک من الاولیٰ

اسلام کو دنیا پر غالب کریگا

اب جو شخص بھی اسلام کی تبلیغ کے لئے باہر نکلتا ہے۔ اور جو شخص بھی تبلیغ کے لئے ایک پیسہ بھی دیتا ہے۔ درحقیقت اپنے دائرہ میں وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ اور جو بندے خدا تعالے کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ وہ اپنے درجہ اور مقام کے لحاظ سے اس کے ساتھ بھی ہوں گے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فوت ہو گئے اور قرآن کریم ایک کتاب ہے

جو بولتی نہیں

اب جو مبلغ ہیں۔ وہی بولیں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایک رنگ میں آپ کے نائب ہوں گے پس جوں جوں وہ امریکہ انگلستان اور دوسرے ممالک میں تبلیغ کریں گے۔ اور اسلام بڑھے گا۔ خلافت محمدیہ ظلی طور پر خدا تعالے انہیں دیتا چلا جائے گا۔ لیکن ان کی وہاں

خلافت قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے

کہ یہاں مرکز میں بھی خلافت قائم ہو۔ جو تمام احمدیوں کو اکٹھا رکھے اور انہیں خرچ بھجوائے تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ کام کر سکیں پھر جوں جوں چندے بڑھتے جائیں تبلیغ کے نظام کو وسیع کرتے چلے جائیں میں نے کل بتایا تھا۔ عیسائی خلافت نے ۵۲ لاکھ مبلغ تبلیغ کے لئے تیار کیا ہوا ہے اور اس کے مقابلہ میں ہماری طرف سے صرف سو ڈیڑھ سو مبلغ ہے۔ جس دن مسیح محمدی کو ۵۲ لاکھ مبلغ مل گئے اس دن بھاگتے ہوئے عیسائیت کو رستہ نہیں ملے گا۔ کیونکہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ دلائل اور براہین دئے ہیں جو عیسائیت کے پاس نہیں۔ مثلاً لنڈن میں ایک جلسہ ہوا۔ اس میں ہمارے مبلغوں نے تقاریر کیں اور بتایا کہ مسیح ناصری

فوت ہو گئے ہیں

انہوں نے بتایا کہ مسیح ناصری صلیب سے بچ کر کشمیر کی طرف چلے گئے تھے۔ اور وہیں انہوں نے وفات پائی تھی۔ اور اب تک ان کی قبر سرینگر میں پائی جاتی ہے۔ اس پر

ایک پادری کھڑا ہوا

اور اس نے کہا اگر مسیح فوت ہو گئے ہیں تو ہماری عیسائیت مرگئی۔ آگے وہ کشمیر چلے گئے یا کسی اور جگہ۔ اس کا کوئی سوال نہیں۔ یہ تو ایک علمی سوال ہے۔ جو اٹھایا گیا ہے۔ ان کا وفات پا جانا ہی عیسائیت کے ختم ہو جانے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں اور اگر وہ مر گئے ہیں تو وہ خدا نہ رہے اور اس طرح عیسائیت بھی باقی نہ رہی۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو

ایسے ایسے معرفت کے نکتے

دئے ہیں۔ جن کا مقابلہ عیسائیت کے بس کی بات نہیں ۱۳۰۰ سال سے مسلمان اس دھوکہ میں مبتلا چلے آتے تھے کہ مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر ہیں اور اس کی وجہ سے عیسائیت کو مدد مل رہی تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی وفات ثابت کرکے عیسائیت کو ختم کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا

عیسائی ہمیشہ کہتا تھا کہ ہمارا مسیح آسمان پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھا ہے اور تمہارا رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زمین میں دفن ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ہی جھٹکے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر چڑھا دیا۔ اور مسیح ناصری کو زمین میں دفن کر دیا۔ یہی چیز تھی جس نے احمدیت کو عیسائیت پر غلبہ دیا ہے جس وقت تک یہ تعلیم موجود ہے اور انشاء اللہ یہ قیامت تک رہے گی۔ دنیا میں عیسائیت پنپ نہیں سکتی۔

عیسائیت کو یہی فخر تھا

کہ مسلمان کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام زندہ ہیں اور اس سے ان کے دعویٰ کی تائید ہوتی تھی لیکن اب تو انہیں بھی سمجھ آگئی ہے اور وہ اس عقیدہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ میں جب مری گیا۔ تو وہاں عیسائی مشن میں ہمارا مبلغ اور میرا ایک بیٹا عیسائیوں کو تبلیغ کرنے کے لئے جاتے تھے۔ جب ہمارے مقابلہ میں ان کا پہلو کمزور ہو گیا۔ تو انہوں نے لاہور سے کچھ دیسی مشنری بلائے اور مشنریوں نے آکر چالاکیاں شروع کر دیں اور مسلمانوں کو یہ کہہ کر بھڑکانا شروع کیا کہ مرزا صاحب تو مسیح علیہ السلام سے بڑا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے غیر از جماعت مسلمانوں کو ہمارے خلاف جوش دلانا چاہا۔ مگر وہ روزانہ تبلیغ کے بعد سمجھ چکے تھے کہ احمدی جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ ٹھیک ہے۔ اسی سے اسلام کی فضیلت عیسائیت پر ثابت کی جا سکتی ہے اس لئے جب عیسائیوں نے احمدیت کے خلاف شور مچانا شروع کیا۔ تو انہوں نے کہا تمہیں اس سے کیا واسطہ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل سمجھتے ہیں یا نہیں یہ تو ہمارے گھر کا جھگڑا ہے تم

ان اعتراضات کا جواب دو

جو عیسائیت پر ہوتے ہیں اور اپنے عقائد کی حقانیت کو ثابت کرو۔ یہ لوگ ہماری طرف سے نمائندے ہیں جو تمہارے ساتھ بحث کر رہے ہیں جو یہ بات کریں گے وہ ہماری طرف سے ہی سمجھی جائے گی۔ غرض مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ دلائل اور براہین کو سمجھ چکے ہیں۔ اور جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پھیلتی جائے گی عیسائیت مغلوب ہوتی جائے گی۔

دوسرا پہلو روحانیت کا ہے۔ عیسائیوں کی سیاست کا پہلو تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ سے ختم ہو گیا۔ مذہبی پہلو میں یہ نقص تھا کہ علماء نے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں کا

قرآن کریم پر ایمان

کامل نہیں رہا تھا۔ ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ جس قرآن میں ایک آیت بھی منسوخ ہے مجھے اس کا کیا اعتبار ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مشکل کو بھی دور کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ قرآن کریم کی ہر آیت قابل عمل ہے بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کے س تک کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو قابل عمل نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں نے تفسیر کبیر لکھی تو لوگ اسے پڑھ کر حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ پہلے علماء نے تو وہ باتیں نہیں لکھیں جو آپ نے لکھی ہیں مجھے کئی غیر احمدیوں کی چٹھیاں آئیں کہ ہم نے تفسیر کبیر کو پڑھا ہے اس میں قرآن کریم کے اتنے معارف لکھے گئے ہیں کہ حد نہیں رہی۔ ضلع ملتان کے ایک غیر احمدی دوست ایک احمدی سے تفسیر کبیر پڑھنے کے لئے لے گئے اور اسے پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا۔ چلیں وہ سمندر دیکھنا چاہیے جہاں سے یہ تفسیر نکلی ہے مگر سوال یہ ہے کہ یہ سمندر کہاں سے آگیا۔ یہ محض اس نکتہ کی وجہ سے آیا ہے کہ قرآن کریم کی

ہر آیت قابل عمل ہے

مفسرین کو جس آیت کی سمجھ نہ آئی اسے انہوں نے منسوخ قرار دے دیا۔ لیکن ہم چونکہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ہر آیت قابل عمل ہے اس لئے ہم ہر آیت پر فکر کرتے ہیں اور غور و فکر کے بعد اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ نور اور برکت کی وجہ سے اس کو حل کر لیتے ہیں اور اس کی ایسی لطیف تفسیر کرتے ہیں جو ۱۳۰۰ سال میں کسی عالم نے نہیں کی۔ گذشتہ علماء نے اگر بعض آیتوں کی تفسیر نہیں لکھی تو اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ قرآن کریم میں بعض آیات منسوخ بھی ہیں۔ اس لئے جب کوئی مشکل آیت آجاتی وہ اس پر غور نہیں کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اگر بعد میں پتہ لگ گیا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ تو ساری محنت اکارت چلی جائے گی لیکن

ہمارا عقیدہ ہے

کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں اس لئے ہم ہر آیت پر غور کرتے ہیں اور اس کی صحیح تشریح تلاش کرنے میں ہمت نہیں ہارتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا ایمان بالقرآن روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی پرانے بزرگ کا ذکر سنایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس بزرگ سے کسی نے درخواست کی کہ قرآن کریم کی تفسیر سنائیے۔ تو وہ کہنے لگے یہ قرآن تو سارا ابو جہل کے لئے نازل ہؤا ہے۔ ابوبکرؓ کے لئے نازل ہوتا تو اس کی ب ہی کافی تھی۔ کیونکہ ب کے معنے ساتھ کے ہیں اور ابوبکرؓ کے لئے یہ کافی تھا کہ انہیں کہہ دیا جاتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھی بن جائیں۔ باقی ابوجہل نہیں مانتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ سارا قرآن اس کے لئے نازل کیا ہے۔ ورنہ ابوبکرؓ کے لئے اتنے بڑے قرآن کی ضرورت نہیں تھی تو

حقیقت یہی ہے

کہ قرآن کریم کے معارف اور حقائق سکھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم میں کوئی آیت منسوخ نہیں اور تم قرآن کے جتنے حصے پر عمل کرو گے اتنے ہی تم خدا تعالےٰ کے قریب ہو جاؤ گے۔ اور عملی طور پر دیکھا جائے تو قرآن کریم کسی فلسفہ کی کتاب نہیں بلکہ یہ ایک

آسمانی کتاب ہے

اس کی ایک ایک آیت پر عمل کرو گے تو تم ولی اللہ بن جاؤ گے۔ اور خدا تعالےٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی اور جب خدا تعالےٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی۔ تو تمام آفات اور مصائب تمہیں اپنی نظروں میں ہیچ نظر آنے لگ جائیں گے۔

(باقی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

نمبر ۱۴۵۲۱ میں محمد اکمل ولد نور احمد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال ایک ماہ تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بکھو بھٹی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ سابق پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرے والد کی طرف سے گذارہ کی رقم -/۲۰۰ روپے سالانہ بنتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
العبد:۔ محمد اکمل ولد نور احمد بقلم خود ساکن بکھو بھٹی۔
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد شفیع ولد غلام قادر بقلم خود بکھو بھٹی۔

نمبر ۱۴۵۲۰ میں نذیر احمد ولد سید محمد نمبردار قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری آمد ماہوار بذریعہ ملازمت مبلغ -/۴۴ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد:۔ نذیر احمد بقلم خود ولد سید محمد نمبردار۔ گواہ شد:۔ غلام احمد باجوہ ٹیچر ہائی سکول گھٹیالیاں۔
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

"ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء یعنی عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم وحی کریں گے۔

صدر انجمن احمدیہ کا چندہ اور تحریک جدید کا چندہ حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے ماتحت ہی آ رہا ہے۔ جسے ہم روزانہ پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال سے قربانی کر رہے ہیں اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی جو حصہ لے رہے ہیں تا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی کہ

مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ احمدیت اس کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہنچے

پس درحقیقت اس پیشگوئی میں تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی اور تحریک جدید کا قیام اس پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں بلکہ ۱۸۸۶ء سے بتاتا ہے۔ یعنی ۴۸ سال پہلے سے خدا تعالیٰ اس کی بنیاد قائم کر چکا ہے

پس مبارک ہیں وہ جو ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لے کر اپنے لئے زاد راہ پیدا کر رہے ہیں اور ہر احمدی کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونا چاہیئے اور ایک بھی احمدی ایسا نہ ہو جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ کیونکہ اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا اہم فریضہ بیرونی ممالک میں ۱۹۳۴ء سے ہی سرانجام دیا جا رہا ہے جس کے شیریں پھل بھی آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور پھر وعدہ کر کے ایک بھی ایسا نہ ہو جو اپنے وعدے کو سو فی صدی ادا نہ کر چکا ہو۔ وعدہ کرنے والے احباب کو چاہیئے فاستبقوا الخیرات کے ارشاد کی تعمیل میں اور سابقون الاولون میں شامل ہونے کے لئے اپنا وعدہ ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا کر دیں تا ان کا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے اخبار الفضل میں دوسرے احباب کی تحریک و تحریص کے لئے شائع کیا جا سکے۔

وکیل المال تحریک جدید - ربوہ

ریویو آف ریلیجنز کے معاونین

رسالہ ریویو آف ریلیجنز گذشتہ پچاس سال سے تبلیغ اسلام کے اہم فرائض غیر ممالک میں سرانجام دے رہا ہے۔ اس کی توسیع اشاعت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک مفت اشاعت ریویو میں حصہ لینے والے احباب کی نئی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو حسنات دارین سے متمتع فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نام وعدہ کنندہ	تعداد کاپی
۱- مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ	۲۰۰/- نقد
۲- مکرم شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز کوئٹہ	۱۰۰/- 〃
۳- مکرم کیپٹن محمد سلیم صاحب انفنٹری سکول 〃	۱۰۰/- 〃
۴- میجر محمد الحق صاحب بقاپوری۔ کوئٹہ	۵ کاپیاں
۵- میر عبید اللہ صاحب 〃	۵ 〃
۶- محمد الرشید صاحب اسسٹنٹ کلکٹر کوئٹہ	۶ 〃
۷- مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ	۵ 〃
۸- قاضی عبد الرشید صاحب 〃	۴۰/- نقد
۹- چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ڈار 〃	۲ کاپیاں
۱۰- چوہدری کریم بخش صاحب ڈار 〃	۲ 〃
۱۱- چوہدری محمد ابراہیم صاحب ڈار کوئٹہ	۲ 〃
۱۲- مکرم عبد الرحمن خانصاحب ایجنٹ الفضل کوئٹہ	۲ 〃
۱۳- مکرم چوہدری عبد الخالق صاحب 〃	۱ 〃
۱۴- کیپٹن بشیر احمد صاحب قاضی 〃	۱ 〃
۱۵- مکرم نائک صفدر علی صاحب 〃	۱ 〃
۱۶- مکرم بشیر احمد صاحب شیدا 〃	۱ 〃
۱۷- مکرم محمود احمد صاحب انٹرنیشنل ریڈیو 〃	۱ 〃
۱۸- مکرم محمود احمد صاحب (ڈان) 〃	۱ 〃
۱۹- مکرم حمید اللہ صاحب ضیاء 〃	۱ 〃
۲۰- مکرم مشتاق احمد صاحب خالد 〃	۱ 〃
۲۱- مکرم چوہدری فضل حسین صاحب 〃	۱ 〃
۲۲- مکرم محمد جمیل صاحب انور 〃	۱ 〃
۲۳- مکرم صدق المرسلین صاحب 〃	۱ 〃
۲۴- مکرم محمد یوسف صاحب بٹ 〃	نقد ایک روپیہ
۲۵- مکرم بابو محمد شریف صاحب سورج گنج بازار کوئٹہ	ا کاپی
۲۶- مکرم فضل الرحمن صاحب کوئٹہ	۱ 〃
۲۷- مکرم عبد الحق صاحب 〃	۱ 〃
۲۸- مکرم خورشید احمد صاحب 〃	۱ 〃
۲۹- مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد 〃	۱ 〃
۳۰- مکرم صوبیدار نواب دین صاحب 〃	۱ 〃
۳۱- مکرم ملک کرم الٰہی صاحب 〃	۱ 〃
۳۲- مکرم حاجی فیض الحق خانصاحب 〃	۱ 〃
۳۳- مکرم محمود احمد صاحب معرفت قلی برادران کوئٹہ	نقد ایک روپیہ
۳۴- مکرم داؤد احمد صاحب گلزار 〃	〃
۳۵- مکرم چوہدری یوسف علی صاحب 〃	〃
۳۶- مکرم مستری غلام محمد صاحب کوئٹہ	ا کاپی
۳۷- مکرم شیخ عبد القیوم صاحب 〃	۱ 〃
۳۸- مکرم مولوی عبد السلام صاحب 〃	۱ 〃
۳۹- مکرم عزیز الرب صاحب 〃	۱ 〃
۴۰- مکرم مرزا اسلم بیگ صاحب 〃	۱ 〃
۴۱- مکرم عنایت اللہ صاحب 〃	۱ 〃
۴۲- مکرم کیپٹن احمد علی صاحب 〃	۱ 〃
۴۳- مکرم عبد الخالق صاحب بٹ 〃	۱ 〃
۴۴- مکرم قمر الزمان صاحب عابد 〃	۱ 〃
۴۵- مکرم عبد الوحید خانصاحب 〃	۱ 〃
۴۶- مکرم ماسٹر عبد الحمید خانصاحب 〃	۱ 〃
۴۷- مکرم محمد اختر صاحب نیپیئر لائن 〃	۱ 〃
۴۸- مکرم مبشر احمد صاحب ای ایم۔ ای سنٹر 〃	۱ 〃
۴۹- مکرم میاں دین محمد صاحب 〃	۱ 〃
۵۰- مکرم صوبیدار محمد یعقوب صاحب	۱ 〃
۵۱- مکرم سردار محمد یعقوب صاحب کوئٹہ	ا کاپی
۵۲- مکرم سردار محمد صاحب دفتر ۰ - ۷ - ۵ 〃	۱ 〃
۵۳- مکرم میجر پیر ضیاء الدین صاحب 〃	۱ 〃
۵۴- مکرم حوالدار عبد الرحمن صاحب 〃	۱ 〃
۵۵- مکرم محمد لطیف صاحب شاکر 〃	۱
۵۶- مکرم صوفی رحیم بخش صاحب 〃	۱ 〃
۵۷- مکرم میجر مرزا امیر احمد صاحب 〃	۱ 〃
۵۸- مکرم پیر نصیر الدین صاحب 〃	۱ 〃
۵۹- مجلس خدام الاحمدیہ جہلم	۱۰/- روپے وصول شدہ
۶۰- مکرم میجر بشیر احمد صاحب 〃	۲۰/- 〃
۶۱- مکرم عبد الحلیم صاحب 〃	۲/- 〃
۶۲- مکرم مشتاق احمد صاحب 〃	۲/-
۶۳- مکرم رمضان علی شاہ (یہ غیر احمدی دوست ہیں)	۲/
۶۴- مکرم میاں عبد الحق صاحب 〃	۲/
۶۵- مکرم سیٹھی عبد الایوب صاحب 〃	۲/-
۶۶- مکرم خان محمد یوسف خانصاحب 〃	۲/-
۶۷- مکرم سلطان احمد صاحب 〃	۲/-
۶۸- مکرم بابو مقبول احمد صاحب 〃	۲/-
۶۹- مکرم عبد الرشید صاحب 〃	۲/-
۷۰- مکرم سیٹھی مسعود احمد صاحب 〃	۲/-
۷۱- مکرم منظور الحق صاحب 〃	۲/-
۷۲- مکرم محمد اسمٰعیل صاحب 〃	۲/-
۷۳- مکرم خواجہ عبد اللطیف صاحب 〃	۲/-
۷۴- مکرم میاں عزیز الحق صاحب 〃	۲/-

ہیڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز انگریزی

خریداران خالد سے ایک ضروری التماس

تمام خریداران رسالہ خالد جن کی قیمت ماہ رواں میں ختم ہوتی ہے ایک ماہ قبل اطلاع دے دی جاتی ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ احباب چندہ بھجوا دیں یا اگر بند کرنا مقصود ہو تو تین پیسے کے کارڈ سے اطلاع دیدیا کریں۔ لیکن افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ احباب قطعاً اس طرف توجہ نہیں فرماتے جس سے خواہ نخواہ ایک قومی رسالہ کو وی۔ پی کے خرچ سے زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا اب بذریعہ اخبار الفضل یہ اعلان کر کے احباب سے گذارش ہے کہ اگر خدا نخواستہ وی۔ پی واپس کرنیکا ہی ارادہ ہوا کرے تو دفتر سے اطلاع ملنے پر واپسی اطلاع دیدیا کریں۔ کسی قسم کی کوئی اطلاع ایک ماہ تک نہ ملنے کی صورت میں مجبوراً دفتر کو وصولی چندہ کے لئے وی۔ پی بھیجنا پڑتا ہے۔ بایں صورت اخلاقی فرض کا یہ تقاضا ہے کہ وہ وی۔ پی واپس نہ کریں۔ بلکہ اسے وصول فرما کر رسالہ خالد سے تعاون فرمائیں۔

مکرر عرض ہے کہ اطلاع ملنے پر دفتر کو اطلاع دیدیا کریں۔ تاکہ وی۔ پی دفتر سے بھیجا ہی نہ جائے۔

مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ

درخواست دعا

میری بڑی لڑکی بیمار ہے۔ ٹیکہ جات لگائے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (چوہدری) محمد انور دار الصدر غربی۔ ربوہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اور پھر عقیدہ ختم نبوت کو ہی لیجئے۔ ختم نبوت کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ بعینہٖ وہی ہے جس کو بانیٔ دیوبند حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے۔ اور آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کیا ہے۔ اور آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ بریلوی حضرات آپ پر جو کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں اس میں ایک بڑی وجہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آپ ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں آپ اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

لہٰذا ہم مدیر الاعتصام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ نے پہلے صفحہ کا مقالہ واقعی دلسوزی سے تحریر کیا ہے اور اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ بریلوی حضرات اہل حدیث پر غلبہ کر کے نہ آئیں تو پہلے اپنی ذہنیت یکساں کیجئے۔ یہ یک بام و دو ہوا کا اصول نہیں چل سکتا۔ کبھی نہیں چل سکتا۔ یقیناً کبھی نہیں چل سکتا۔

اگر آپ پاکستان بلکہ تمام اسلامی ممالک میں صحت مند فضا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ اپنی دورخی ذہنیت بدلنی پڑے گی اور قرآن کریم کا لا اکراہ فی الدین کا اصول عالمگیر اور جاودانی تسلیم کرنا پڑے گا۔ ورنہ آپ لاکھ سر پیٹتے رہیں بریلوی حضرات کو آپ کی دلسوزی کی کبھی سمجھ نہیں آئے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ "لا اکراہ فی الدین" کی خلاف ورزی ایک بیماری ہے جو بریلویوں کو ہی نہیں بلکہ دیوبندیوں۔ اہل حدیث۔ شیعوں۔ سنیوں۔ احراریوں اور مودودیوں سب کو یکساں طور پر لگی ہوئی ہے۔ اس کا استیصال اسی وقت ہو سکتا ہے کہ اس کی جڑیں اکھاڑی جائیں یا اندر ہی اندر جلا دی جائیں۔ یہ لاہوری پھوڑا ہے نہیں یہ سرطان ہے جو تمام مسلمان اہل علم حضرات کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ سب کو۔ ہاں سب کو۔ اور سب سے زیادہ آپ کو ــ اور یہ بیماری بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ جب تک ــ

یہ کوئی پیشگوئی نہیں ہے بلکہ معمولی عقل کی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تک آپ احمدیوں کے خلاف اپنی ذہنیت نہ بدلیں گے اور جب تک آپ ہیچ کمیت احمدیوں کو عام سٹیج پر اپنے عقائد کے اظہار کا حق دلوانے کے لئے کھڑے نہ ہوں گے اور ان کو یہ حق دلوانے کے لئے ساری دنیا سے نہیں لڑیں گے تو آپ کو یقین رکھنا چاہئیے کہ آپ سے بھی یہ حق جلد یا بدیر چھین لیا جائے گا۔ ضرور چھین لیا جائے گا۔ اور آزادیٔ ضمیر کا اصول وہی ہے جو فرانسیسی حکیم ردشو نے بیان کیا ہے کہ

"مجھے آپ کے عقیدہ سے سخت اختلاف ہے۔ لیکن میں اس بات کے منوانے کے لئے کہ آپ کو اپنے اس عقیدے کے اظہار کا حق حاصل ہے ساری دنیا سے لڑوں گا!"

ہم اس نیکی میں آپ کا پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آؤ سب مل کر اس گندی ذہنیت کو ختم کر دینے کی مشترکہ مہم کا آغاز کریں۔ خواہ ہم تھوڑے ہیں لیکن یقیناً ہم ہی آخر کامیاب ہوں گے ــ سب مل کر ملک میں ایسی فضا قائم کر دیں کہ ہماری حکومت کم از کم اس طرف سے تو بےفکر ہو جائے اور دیگر ضروری مسائل سے نپٹنے کے لئے وقت [illegible]

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

(بقیہ صفحہ اول)

ساری کارروائی حضور انور کی نگرانی اور راہنمائی میں ہوئی۔ اور ہر اجلاس میں نمائندگان کو حضور کے بصیرت افروز کلمات طیبات سننے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ شوریٰ کی مصروفیات میں پورا حصہ لینے کے باوجود حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس دفعہ مجلس شوریٰ تعلیم الاسلام کالج کے نو تعمیر شدہ وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوئی۔ جس کی وجہ سے نمائندگان کے علاوہ دیگر مہمانوں۔ وزیٹرز اور مستورات کو بھی کثیر تعداد میں شوریٰ کی کارروائی سننے کا موقع میسر آیا۔

مورخہ ۲۳ مارچ کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مجلس شوریٰ کے جملہ نمائندگان اور بزرگان سلسلہ کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ نیز دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔

جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے نمائندگان کی متفقہ قرارداد

(بقیہ صفحہ اول)

نیز قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر محترم، جناب وزیر اعظم۔ جناب گورنر مغربی پاکستان اور جناب گورنر مشرقی پاکستان کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احباب جماعت کو پاکستان کی ترقی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے اور یوم جمہوریہ کی مبارک تقریب میں وقار کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس تقریب کو محض دنیوی طریق پر ہی نہیں بلکہ دین کا حصہ سمجھ کر منانا چاہئیے۔ کیونکہ پاکستان کی ترقی کے ساتھ دنیا کی روحانی ترقی کا گہرا تعلق ہے۔ (حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس پُرمعارف تقریر کا خلاصہ الفضل کی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کیا جائے گا) تقریر کے آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔

گمشدہ لفافہ

میرا ایک لفافہ لنگر خانہ میں رہ گیا تھا جس میں میرے چند فوٹو ہیں جو بہت اہم ہیں۔ جن صاحب کو وہ ملے وہ دفتر اصلاح و ارشاد میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

عبد المالک مربی سلسلہ کراچی

دعائے نعم البدل

مکرم ملک فضل الدین صاحب کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا اڑھائی ماہ کا بچہ فوت ہو گیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔ (محمد شریف۔ ربوہ)